بدل اشتراک

فی پرچہ : 100-00روپے

سالانہ : 200-00روپے

قیمت شمارہ ہذا : 200-00 روپے

بانی : مولانا سید محمد متین ہاشمیؒ سابق ڈائریکٹر ریسرچ سیل دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور

ناشر : ثناءاللہ ڈائریکٹر دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور

طابع : مرزا اوصاف احمد بیگ کنٹراسٹ پرنٹر' مغل پلازہ' لوئر مال' لاہور

کمپوزنگ : حافظ احمد یار دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور

فون : 7229483-7233631

ادارہ کا مقالہ نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں

فہرست مضامین

جہات: عدالتِ عظمیٰ کا تاریخی فیصلہ	مدیر مسئول	۴
شریعت کی ارتقائی تاریخ	پروفیسر حافظ محمد اسلم	۷
آزادانہ قانون سازی کی اسلامی روایت اور امام ابو حنیفہؒ کا نمونہ عمل	ڈاکٹر محمد طفیل ھاشمی	۵۱
طبعی عوارض اور احکام شریعت میں تخفیف ورخصت	پروفیسر محمد شریف	۷۴
اسلام میں وکالت کا تصور (ا)	پروفیسر محفوظ احمد	۹۶
چائلڈ لیبر اور اسلام	صوبیدار لطیف اللہ	۱۱۷
چائلڈ لیبر اور اسلامی تعلیمات	جناب محمد ارشد	۱۵۲
ضرورتِ تفسیر	ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر	۱۸۵
قرآنِ پاک میں حکمِ نماز کی تعداد	پروفیسر محمد اکرم مدنی	۲۰۱
معاشرتی تعلیماتِ قرآنی کے چند نمایاں پہلو	ڈاکٹر شمس البصر	۲۲۰
قرآنی احکامِ شہادت کا مختصر جائزہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد شعیب	۲۴۸
اسلام میں افتاء کی اہمیت	مولانا محمد خالد سیف	۲۷۰
تصانیف امام طحاوی اور ان کی خصوصیات	ڈاکٹر حاجی ولی محمد	۲۸۹
قربانی کی معاشی اہمیت	جناب محمد عطاء اللہ	۳۰۹
عہد اکبری میں عربی و اسلامی ادبیات کا فروغ	ڈاکٹر محمد شفقت اللہ	۳۲۱
مشرق مغرب اور تہذیبوں کا مکالمہ	ڈاکٹر وحید عشرت	۳۴۷

جہات

سودی قوانین کا خاتمہ۔ عدالتِ عظمیٰ کا تاریخی فیصلہ

سپریم کورٹ آف پاکستان کے چار رکنی شریعت اپیلٹ بنچ جو جناب جسٹس خلیل الرحمٰن، جناب جسٹس منیر اے شیخ، جناب جسٹس وجیہ الدین اور جناب جسٹس مولانا تقی عثمانی پر مشتمل تھا، نے وفاقی شرعی عدالت کے حرمت سود اور سودی کاروبار کے قرآن وسنت سے متصادم ہونے کے فیصلے مورخہ ۱۴۔نومبر ۱۹۹۱ء کے خلاف اس وقت کی حکومت اور کئی دیگر سود کے حامی مالیاتی اداروں کی طرف سے دائر کی گئی شریعت اپیلوں پر طویل سماعت کے بعد ۲۳۔ دسمبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۴۔رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ کو وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کو برقرار رکھتے ہوئے، اس پر مہر تصدیق وتوثیق ثبت کرتے ہوئے اور اس میں مزید بعض مفید اضافے کرتے ہوئے سودی قوانین کے خاتمہ اور وطن عزیز کی معیشت کو سود کی لعنت سے مکمل طور پر پاک کرنے کا وہ جرات مندانہ، ایمان افروز، واضح، دوٹوک، متفقہ، مفصل اور تاریخی فیصلہ دیا ہے جس کا ابنائے وطن کو برسوں سے شدید انتظار تھا۔ فاضل عدالت نے مروجہ سودی قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کیلئے وفاقی وصوبائی حکومتوں کیلئے رہنما اصول بھی مرتب کیے ہیں۔ فاضل عدالت نے اپنے اس فیصلے میں حکومت کو ہدایت کی ہے کہ وہ آٹھ سودی قوانین کو مارچ ۲۰۰۰ء تک تبدیل کر کے قرآن وسنت کے ڈھانچہ میں ڈھال لے جبکہ بقایا تمام سودی قوانین کو ختم یا تبدیل کرنے کیلئے ۳۰۔جون ۲۰۰۰ء تک کی مہلت دی گئی ہے۔ عدالت نے حکومت کو یہ بھی حکم دیا ہے کہ وہ ایک ماہ کے اندر اندر ایک بااختیار کمیشن قائم کرے جو دو ماہ میں موجودہ مالیاتی نظام کو شریعت کے مطابق ڈھالے۔ وفاقی حکومت خسارے کی سرمایہ کاری پر قابو پائے اور قوم کو غیر ملکی قرضوں سے نجات دلانے کیلئے سنجیدہ کوشش کرے۔

(مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہوں تمام قومی اخبارات مورخہ ۲۴۔دسمبر ۱۹۹۹ء)

اصولی طور پر ایمان واخلاق کا تقاضا تو یہ تھا کہ یہ فیصلہ قیام پاکستان کے فوراً بعد ہو جاتا مگر اب اس بحث میں پڑنا فضول ہے کہ وہ کیا وجوہات اور رکاوٹیں تھیں جنہوں نے یہ فیصلہ نہ ہونے دیا۔ بہر کیف "دیر آید درست آید" کے مصداق اب بھی غنیمت ہے کہ عدالتِ عظمیٰ نے حکومت کو ملک میں واضح طور پر شرعاً حرام وممنوع سودی قوانین کے باعث بحوائے قرآنی مسلسل باون برس تک "اللہ اور رسول ﷺ کے ساتھ حالت جنگ" سے نکلنے اور اس منحوس واستحصالی نظام مالیات سے چھٹکارا پانے کا موقع فراہم کیا ہے۔